(1962_2_636_644)

1 مئی 1961

ازعدالت الاعظمیٰ

ریاست پنجاب

بنام

ناتھورام

(کے سبّا راؤاور راگھوبر، دیال، جسٹسز)

اپیل میں تخفیف ۔ جواب دہندگان کے حق میں مشترکہ فرمان۔ اپیل میں جواب دہندگان میں سے ایک کی موت۔ قانونی نمائندے کو ریکارڈ پر لانے میں ناکامی۔ چاہے اپیل مجموعی طور پر ختم ہو۔ جانچ۔ تحت ضابطہ دیوانی، 1908 (V آف 1908)، آرڈر 22، قاعدہ 4۔

حکومت پنجاب نے دو بھائیوں ایل اور این سے تعلق رکھنے والی زمین کے کچھ حصے حاصل کر لیے جنہوں نے انہیں پیش کردہ معاوضے کو قبول کرنے سے انکار کر دیا اور پنجاب لینڈ ایکوزیشن (ڈیفنس آف انڈیا) رولز، 1943 کے رول 6 کے تحت حکومت پنجاب کو درخواست دی کہ وہ اس الزام کی بنیاد پر ان کے مشترکہ دعوے کو ثالثی کے لیے بھیجے کہ زمین ان کی مشترکہ ملکیت ہے۔ ریاستی حکومت نے اس معاملے کو قاعدہ 10 کے تحت ضرورت کے مطابق ثالث کے پاس بھیج دیا جس نے ایل اور این دونوں کے حق میں ایک فیصلہ منظور کیا جس میں حکومت کی طرف سے انہیں جو رقم پیش کی گئی تھی اس سے زیادہ رقم کی ادائیگی کا حکم دیا گیا۔ حکومت نے مذکورہ ایوارڈ کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل کی۔ ہائی کورٹ کے سامنے اپیل کے زیر التواء ہونے کے دوران مدعا ایل کی موت ہوگئی اور چونکہ وقت کی حد کے اندر اس کے قانونی نمائندے کو ریکارڈ پر لانے کے لیے کوئی درخواست نہیں کی گئی تھی، ہائی کورٹ نے اپیل کو یہ کہتے ہوئے مسترد کر دیا کہ ایل کے خلاف اپیل ختم ہوگئی ہے اور اس کا اثر یہ ہے کہ این کے خلاف اپیل بھی ختم ہوگئی ہے۔

مانا گیا کہ متوفی مدعا علیہ کے شریک مدعا علیہان کے خلاف اپیل میں کمی کا کوئی سوال ہی نہیں ہو سکتا کیونکہ تحت ضابطہ دیوانی کا حکم 22 قاعدہ 4 اس کے لیے فراہم نہیں کرتا لیکن بعض حالات میں اپیل ان کے خلاف آگے نہیں بڑھ سکتی اور اس طرح کا نتیجہ اپیل میں مانگی گئی راحت کی نوعیت پر منحصر ہے۔

اگر عدالت متنازعہ معاملے سے نمٹ سکتی ہے جہاں تک اپیل کنندہ اور متوفی مدعا علیہ کے علاوہ مدعا علیہان کے حقوق اور مفاد کا تعلق ہے، تو اسے اپیل کے ساتھ آگے بڑھنا ہوگا اور اس کا فیصلہ کرنا ہوگا؛ بصورت دیگر اسے اپیل کے ساتھ آگے بڑھنے سے انکار کرنا پڑے گا اور اس لیے اسے مسترد کرنا پڑے گا۔ عام طور پر، اس سوال کا فیصلہ کرنے میں عدالت کے ساتھ جو غور ہوگا کہ آیا پوری اپیل ختم ہو گئی تھی یا نہیں، وہ یہ ہوگا کہ آیا متوفی مدعا علیہ کے علاوہ اپیل گزاروں اور مدعا علیہان کے درمیان اپیل کو مناسب طریقے سے تشکیل دیا جا سکتا ہے یا یہ کہا جا سکتا ہے کہ عدالت کے سامنے تنازعہ کے فیصلے کے لیے تمام ضروری فریق موجود ہیں اور اس کا تعین کرنے کے لیے ٹیسٹ اس طرح بیان کیے گئے ہیں: (ا) جب اپیل کی کامیابی عدالت کے کسی ایسے فیصلے پر پہنچنے کا باعث بن سکتی ہے جو اپیل کنندہ اور متوفی مدعا علیہ کے درمیان فیصلے سے متصادم ہو اور اس لیے جو عدالت کے ایک حکم نامے کی منظوری کا باعث بنے جو اس حکم نامے سے متصادم ہو جو اپیل کنندہ اور متوفی مدعا علیہ کے درمیان اسی موضوع کے معاملے کے حوالے سے حتمی ہو گیا تھا۔ (ب) جب اپیل کنندہ صرف ان مدعا علیہان کے خلاف ضروری راحت کے لیے کارروائی نہیں کر سکتا تھا جو ابھی بھی عدالت میں ہیں اور (ج) جب زندہ بچ جانے والے مدعا علیہان کے خلاف حکم نامے، اگر اپیل کامیاب ہو جاتی ہے، غیر موثر ہو جس کا مطلب ہے کہ اس پر کامیابی سے عمل درآمد نہیں کیا جا سکا۔

متوفی مدعا علیہ کے خلاف اپیل میں تخفیف کا مطلب نہ صرف یہ ہے کہ اپیل کنندہ اور متوفی مدعا علیہ کے درمیان فرمان حتمی ہو گیا ہے بلکہ یہ ایک ضروری نتیجہ بھی ہے کہ اپیلٹ عدالت کسی بھی طرح سے اس فرمان میں براہ راست یا بالواسطہ ترمیم نہیں کر سکتی۔

جب مدعا علیہان کے حق میں فرمان مشترکہ اور ناقابل تقسیم ہو تو متوفی مدعا علیہان کے علاوہ مدعا علیہان کے خلاف اپیل پر کارروائی نہیں کی جا سکتی اگر متوفی مدعا علیہان کے خلاف اپیل ختم ہو چکی ہو۔ موجودہ معاملے میں صرف این کے خلاف اپیل مناسب طریقے سے تشکیل نہیں کی گئی تھی جب ایل کے خلاف اپیل ختم ہو گئی تھی اور صرف این کے خلاف ریاستی اپیل آگے نہیں بڑھ سکی تھی۔

دیوانی اپیل کا دائرہ اختیار : 1957 کی دیوانی اپیل نمبر 635 سے 641۔

8 ستمبر 1954 کے فیصلے اور فرمان سے اپیل، میں پنجاب ہائی کورٹ کے باقاعدہ پہلی اپیلیں نمبرات 42، 43، 44، 45، 46، 47 اور 48 آف 1949۔

اپیل گزاروں کی طرف سے بی گوپال کرشنن، ٹی ایم سین اور آر اپیچ دھبر۔

دریادت چاولہ، جواب دہندگان کے لیے۔

1 مئی 1961 عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا۔

جسٹس رگھوبر دیال۔ 1957 کی سول اپیل نمبر 635 سرٹیفکیٹ کے ذریعے ایک اپیل ہے، اور مدعا علیہان میں سے ایک لابھو رام کے خلاف، مدعا علیہان ناتھو رام کے خلاف ریاستی اپیل پر، ریاست پنجاب کی طرف سے اپیل میں کمی کے اثر کے بارے میں سوال اٹھاتا ہے۔
1957 کی دیوانی اپیل نمبر 636 سے 641 بھی ان ہی فریقوں کے درمیان یہی سوال اٹھاتی ہیں۔
اپیل کی طرف لے جانے والے حقائق یہ ہیں کہ پنجاب حکومت نے ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ، 1939 (XXXV آف 1939) کے تحت مختلف فوجی مقاصد کے لیے لابھو رام اور ناتھو رام سے تعلق رکھنے والی زمین کے کچھ حصے لیز پر حاصل کیے۔ لابھو رام اور ناتھوا رن بھائیوں نے کلکٹر کی طرف سے پیش کردہ معاوضے کو قبول کرنے سے انکار کر دیا اور پنجاب لینڈ ایکوزیشن (ڈیفنس آف انڈیا) رولز، 1943 کے رول 6 کے تحت کلکٹر کے ذریعے پنجاب حکومت کو درخواست دی، جسے اس کے بعد رولز کہا جاتا ہے، جیسا کہ پنجاب حکومت نمبر 1444۔ ایچ ایم۔ 44/19124، مورخہ 10 مارچ 1944 کے نوٹیفکیشن میں ترمیم کی گئی تھی، اور پنجاب گزٹ، پارٹ 1، مورخہ 17 مارچ 1944 (محکمہ داخلہ) میں شائع کیا گیا تھا۔ ریاستی حکومت نے اس معاملے کو قاعدہ 10 کے تحت ضرورت کے مطابق ثالث کے پاس بھیج دیا، جس نے تفتیش کے بعد کلکٹر کی طرف سے پیش کردہ رقم سے زیادہ رقم کی ادائیگی کا حکم دیا اور انکم ٹیکس کی وجہ

سے مخصوص رقم کی ادائیگی کا بھی حکم دیا جو موصولہ معاوضے پر ادا کی جائے گی۔ ریاستی حکومت نے اس ایوارڈ کے خلاف پنجاب ہائی کورٹ میں اپیل کی۔ اپیل کے زیر التواء ہونے کے دوران، مدعا علیہان میں سے ایک لابھورام کی موت ہوگئی۔ ہائی کورٹ نے یہ مانتے ہوئے کہ لابھورام کے خلاف اپیل ختم کر دی گئی ہے اور اس کا اثر یہ ہے کہ ناتھورام کے خلاف اپیل بھی ختم کر دی گئی ہے، اپیل کو مسترد کر دیا۔ اس نے کراس اعتراضات کو بھی مسترد کر دیا۔ ریاستی حکومت نے اس عدالت میں اپیل کے لیے مقدمے کی فٹنس کے سرٹیفکیٹ کے لیے درخواست دی اور ہائی کورٹ نے اسے منظور کر لیا، کیونکہ اس میں بڑی نجی اور عوامی اہمیت کے سوالات شامل تھے۔

یہ متنازعہ نہیں ہے کہ آرڈر XXII، رول 4، ضابطہ دیوانی، جسے اس کے بعد کوڈ کہا جاتا ہے، کے پیش نظر متوفی لابھورام کے خلاف اپیل کو اس وقت ختم کر دیا گیا جب اس کے قانونی نمائندوں کو ریکارڈ پر لانے کے لیے کوئی درخواست قانون کے ذریعے محدود وقت کے اندر نہیں کی گئی تھی۔ ضابطہ دیگر جواب دہندگان کے خلاف اپیل کو کم کرنے کے لیے فراہم نہیں کرتا ہے۔ عدالتوں نے فیصلہ دیا ہے کہ بعض حالات میں شریک مدعا علیہان کے خلاف اپیل بھی متوفی مدعا علیہان کے خلاف اپیل میں کمی کے نتیجے میں ختم ہو جائے گی۔ کسی مقدمے کے مخصوص حالات کے نتائج کے حوالے سے ان پر ہمیشہ اتفاق نہیں ہوا ہے — اور اس کے نتیجے میں، اصول کے اطلاق میں اختلاف رائے رہا ہے۔ مقدمات پر غور کرنے سے کوئی فائدہ مند مقصد حاصل نہیں ہوگا۔ یہ کہنا کافی ہے کہ جبکہ آرڈر XXII، قاعدہ 4 متوفی مدعا علیہ کے شریک مدعا علیہان کے خلاف اپیلوں میں تخفیف کا التزام نہیں کرتا ہے، تو ان کے خلاف اپیلوں میں تخفیف کا کوئی سوال نہیں ہو سکتا۔ یہ کہنا کہ ان کے خلاف اپیلوں میں بعض حالات میں کمی واقع ہوئی، درست بیان نہیں ہے۔ یقیناً ان کے خلاف اپیلیں بعض حالات میں آگے نہیں بڑھ سکتی ہیں اور اس لیے انہیں مسترد کرنا پڑتا ہے۔ اس طرح کا نتیجہ اپیل میں مانگی گئی راحت کی نوعیت پر منحصر ہے۔

ضابطہ اخلاق کے حکم نمبر 1، قاعدہ نمبر 9 کی دفعات سے بھی یہی نتیجہ اخذ کیا جانا چاہیے جس میں کہا گیا ہے کہ کسی بھی مقدمے کو فریقین کے غلط شامل ہونے یا نہ ہونے کی وجہ سے شکست نہیں دی جائے گی اور عدالت، ہر مقدمے میں، تنازعہ میں اس معاملے سے نمٹ سکتی ہے جہاں تک اس سے پہلے موجود فریقین کے حقوق اور مفادات کا تعلق ہے۔ اس کے بعد، اگر عدالت اپیل کنندہ اور متوفی مدعا علیہ کے علاوہ دیگر مدعا علیہان کے حقوق اور مفادات کے حوالے سے تنازعہ زدہ معاملے سے نمٹ سکتی ہے، تو اسے اپیل کے ساتھ آگے بڑھنا ہوگا اور اس کا فیصلہ کرنا ہوگا۔ جب عدالت کے لیے ایسے معاملات سے نمٹنا ممکن نہ ہو تب

ہی اسے اپیل کے ساتھ آگے بڑھنے سے انکار کرنا پڑے گا اور اس لیے اسے مسترد کرنا پڑے گا۔

یہ سوال کہ آیا عدالت ایسے معاملات سے نمٹ سکتی ہے یا نہیں، ہر مقدمے کے حقائق پر منحصر ہوگا اور اس لیے ان حالات کے بارے میں کوئی مکمل بیان نہیں دیا جا سکتا جب یہ ممکن ہو یا ممکن نہ ہو۔ تاہم، یہ کہا جا سکتا ہے کہ عام طور پر اس سوال کا فیصلہ کرنے میں عدالت کے ساتھ جو غور و فکر ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ آیا متوفی کے علاوہ اپیل گزاروں اور مدعا علیہان کے درمیان اپیل کو مناسب طریقے سے تشکیل دیا جا سکتا ہے یا یہ کہا جا سکتا ہے کہ عدالت کے سامنے تنازعہ کے فیصلے کے لیے تمام ضروری فریق ہیں۔ اس کا تعین کرنے کے لیے ٹیسٹ کو مختلف شکلوں میں بیان کیا گیا ہے۔ عدالتیں اپیل کے ساتھ آگے نہیں بڑھیں گی (ا) جب اپیل کی کامیابی عدالت کے کسی ایسے فیصلے پر پہنچنے کا باعث بن سکتی ہے جو اپیل کنندہ اور متوفی مدعا علیہ کے درمیان فیصلے سے متصادم ہو اور اس لیے جو عدالت کے ایک فرمان کی منظوری کا باعث بنے گی جو اس فرمان سے متصادم ہوگا جو اپیل کنندہ اور متوفی مدعا علیہ کے درمیان اسی موضوع کے معاملے کے حوالے سے حتمی ہو گیا تھا۔ (ب) جب اپیل کنندہ صرف ان مدعا علیہان کے خلاف ضروری راحت کے لیے کارروائی نہیں کر سکتا تھا جو ابھی بھی عدالت کے سامنے ہیں اور (ج) جب زندہ بچ جانے والے مدعا علیہان کے خلاف فرمان، اگر اپیل کامیاب ہو جاتی ہے، غیر موثر ہو، یعنی اس پر کامیابی سے عمل درآمد نہیں کیا جا سکتا تھا۔

متوفی مدعا علیہ کے علاوہ دیگر مدعا علیہان کے درمیان اپیل کے ساتھ عدالت کی کارروائی کے بارے میں عدالتوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہوا ہے، جب کہ اپیل کا فرمان تمام مدعا علیہان کے حق میں مشترکہ فرمان نہیں تھا۔ متوفی مدعا علیہ کے خلاف اپیل میں تخفیف، ایسی صورت میں، صرف اس کے حق میں فرمان کو حتمی بنا دے گی، اور اس کا، کسی بھی حالت میں، اپیل کنندہ اور دیگر فرمان ہولڈرز کے درمیان تنازعہ کے فیصلے پر یا ان کے درمیان حتمی فرمان پر عمل درآمد پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا۔

دشواری ہمیشہ اس وقت پیدا ہوتی ہے جب مشترکہ فرمان ہوتا ہے۔ یہاں ایک بار پھر، رائے کا اتفاق رائے یہ ہے کہ اگر فرمان مشترکہ اور ناقابل تقسیم ہے، تو دوسرے مدعا علیہان کے خلاف اپیل پر بھی کارروائی نہیں کی جائے گی اور متوفی مدعا علیہان کے خلاف اپیل میں کمی کے نتیجے میں اسے مسترد کرنا پڑے گا۔ جواب دہندگان کے حق میں مشترکہ فرمانوں کے معاملے میں مختلف نظریات موجود ہیں جن کے حکم نامے کے موضوع میں حقوق متعین ہیں۔ ایک نظریہ یہ ہے کہ ایسے معاملات میں متوفی مدعا علیہ کے خلاف اپیل میں تخفیف اس کے مخصوص مفاد کو متاثر کرنے والے فرمان کو حتمی بنانے کا نتیجہ ہوگی اور یہ کہ دوسرے مدعا علیہان کے خلاف فرمان کو اپیلٹ عدالت مناسب طریقے سے نمٹ سکتی ہے۔ ہم اس نظریے کو درست

نہیں سمجھتے۔ متوفی مدعاعلیہ کے حصص یا سود کی وضاحت فرمان کی نوعیت اور مشترکہ فرمان ہولڈر کی پورے حکم نامے پر عمل درآمد کرنے یا دوسرے فریق کی مشترکہ حق میں مداخلت کی کوشش کی مزاحمت کرنے کی صلاحیت کو متاثر نہیں کرتی ہے۔ اس کے حق میں فیصلہ کیا گیا۔ اپیل میں تخفیف کا مطلب نہ صرف یہ ہے کہ اپیل کنندہ اور متوفی مدعاعلیہ کے درمیان جواب حتمی ہو گیا ہے، بلکہ ایک ضروری نتیجہ کے طور پر یہ بھی ہے کہ اپیلٹ عدالت کسی بھی طرح سے براہ راست یا بالواسطہ طور پر اس فرمان میں ترمیم نہیں کرسکتی۔ وجہ واضح ہے۔ یہ ہے کہ متوفی جواب دہندگان کے قانونی نمائندوں کی عدم موجودگی میں، اپیلٹ عدالت اپیل کنندہ اور قانونی نمائندوں کے درمیان کسی ایسی چیز کا تعین نہیں کرسکتی جو فرمان کے تحت قانونی نمائندوں کے حقوق کو متاثر کرسکتی ہے۔ اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ عدالت جو ترمیم کرے گی وہ ایسی ہے جس میں رعایت لی جاسکتی ہے یا نہیں۔

اس لیے اس معاملے کے حقائق پر یہ طے کرنا ضروری ہے کہ آیا ریاستی اپیل ناتھورام کے خلاف آگے بڑھ سکتی ہے یا نہیں۔ ان میں سے ہر ایک معاملے میں ثالث کا فیصلہ مشترکہ تھا، جو جواب دہندگان لابھورام اور ناتھورام دونوں کے حق میں تھا۔ ایوارڈ کی شکل کو واضح کرنے کے لیے، ہم 1957 کی سول اپیل نمبر 635 کی کارروائی میں سال 46-1945 کے ایوارڈ کا حوالہ دے سکتے ہیں۔ یہ ہے :

"ایس لال سنگھ، نائب تحصیلدار (نمائشی پی ڈبلیو 9/1) اور شیخ عزیز دین، تحصیلدار، نمائشی پی ڈبلیو 9/2 کی رپورٹ کی بنیاد پر، درخواست دہندگان اپنی کل آمدنی میں روپے 0-8-6,193 کو شامل کرنے کی وجہ سے کرایہ کے ساتھ ساتھ انکم ٹیکس وغیرہ کی وجہ سے 4,140 روپے کی رقم کے حقدار ہیں، اس کے علاوہ ایسی رقم جو درخواست گزاروں کو اس ایوارڈ کے ذریعے دی گئی اپنی آمدنی میں 4,140 روپے شامل کرنے کی وجہ سے محکمہ انکم ٹیکس کو ادا کرنی پڑتی ہے۔

لابھورام کے خلاف اپیل میں تخفیف کا نتیجہ یہ ہے کہ اس کے قانونی نمائندے اس ایوارڈ کی بنیاد پر معاوضہ حاصل کرنے کے حقدار ہیں، چاہے انہیں حاصل کردہ زمین میں ان کے جائز حصے کا حساب لگانے پر الگ سے ادا کیا جائے ۔جس کے لیے یہ معاوضہ مقرر کیا گیا ہے۔ اس طرح کا حساب ریاست پنجاب اور ناتھورام کے درمیان اپیل کے لیے غیر ملکی ہے۔ اپیل کے حکم نامے میں اس بات کا تعین نہیں کرنا ہوگا کہ اس معاوضے میں ناتھورام کا حصہ کیا ہے، بلکہ اس زمین کے حوالے سے معاوضے کی صحیح رقم کتنی ہے جس کے لیے ثالث نے یہ معاوضہ دیا ہے۔ جس موضوع کے لیے معاوضے کا حساب لگایا جانا ہے وہ ایک

ہی ہے۔زمین کے ایک ہی حصے کے معاوضے کی رقم کا مختلف تخمینہ نہیں ہوسکتا۔ہائی کورٹ کے سامنے اپیل لابھورام اور ناتھورانی کے حق میں مشترکہ حکم نامے کے خلاف اپیل تھی۔صرف ناتھورام کے خلاف اپیل کو مناسب طریقے سے تشکیل نہیں دیا جاسکتا جب کہ لابھورام کے خلاف اپیل ختم ہوچکی تھی۔مشترکہ فرمان سے چھٹکارا پانے کے لیے، اپیل کنندہ، ریاست پنجاب کے لیے یہ ضروری تھا کہ وہ اپیل میں مشترکہ فرمان کے دونوں ہولڈرز کو شامل کرے۔ایک مشترکہ فرمان ہولڈر کی عدم موجودگی میں، اپیل کو مناسب طریقے سے تیار نہیں کیا جاتا ہے۔اس کے بعد ناتھورام کے خلاف ریاستی اپیل اکیلے آگے نہیں بڑھ سکتی۔

تاہم ریاست کے لیے یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ گاؤں کے ریکارڈ میں درج اندراجات کے مطابق، حاصل کی گئی زمین میں لابھورام اور ناتھورام کے مساوی حصص تھے اور اس لیے صرف ناتھورام کے خلاف اپیل ایوارڈ کی نصف رقم سے نمٹ سکتی ہے، ہم متفق نہیں ہیں۔محصولات کے ریکارڈ میں مخصوص حصص کا محض ریکارڈ ان کی درستگی کی ضمانت نہیں ہے۔اپیلٹ عدالت کو اپنے قانونی نمائندوں کی عدم موجودگی میں ناتھو رام کے حصے اور ضروری طور پر لابھورام کے حصے کا تعین کرنا ہوگا۔قانون میں اس کی اجازت نہیں ہے۔مزید برآں، لابھورام اور ناتھورام کے پورے معاملے میں، ثالث کی تقرری کے لیے حکومت کو دی گئی درخواست میں، یہ تھا کہ زمین مشترکہ طور پر ان کی تھی اور فوجی مقاصد کے لیے حاصل کی گئی تھی، کہ انہیں معاوضے کے طور پر ایک خاص رقم ادا کی گئی تھی، کہ انہیں احتجاج کے تحت وہ رقم موصول ہوئی تھی اور وہ درخواست میں مذکور بڑی رقم کے حقدار تھے اور انکم ٹیکس کے لیے بھی جو انہیں موصول ہونے والے معاوضے کو اپنی آمدنی میں شامل کرنے کی وجہ سے ادا کرنا پڑے گا۔ان کا دعوی اس الزام کی بنیاد پر مشترکہ دعوی تھا کہ یہ زمین مشترکہ طور پر ان کی تھی۔ایوارڈ اور مشترکہ فرمان اسی بنیاد پر ہیں اور اپیلٹ کورٹ علیحدہ حصص کی بنیاد پر فیصلہ نہیں کرسکتی۔

ریاست نے ثالث کے سامنے اعتراض کیا، اور ہمارے سامنے گزارش کی کہ قواعد کے تحت لابھو رام اور ناتھورام کی مشترکہ درخواست کو بالترتیب ان میں سے ہر ایک کو ادا کیے جانے والے معاوضے کی درستگی کے حوالے سے الگ الگ درخواستوں کے طور پر سمجھا جانا چاہیے تھا اور ثالث کو لابھورام اور ناتھو رام کے ایسے الگ الگ دعووں کے حوالے سے الگ الگ ایوارڈز دینا چاہیے تھے۔ریاست کے لیے اس طرح کی دلیل کا ضروری نتیجہ یہ ہے کہ لابھورام کے خلاف اپیل میں کمی ناتھورام کے خلاف اپیل کو بے نتیجہ نہیں بنائے گی۔

مدعا علیہ زور دیتا ہے کہ پنجاب لینڈ ایکوزیشن (ڈیفنس آف انڈیا) رولز، زمین کے کسی خاص حصے کے حصول کی وجہ سے معاوضے میں دلچسپی رکھنے والے افراد کی طرف سے علیحدہ درخواستوں پر غور نہ کریں۔

ثالث لابھورام اور ناتھورام کے دعووں سے الگ الگ نمٹنے پر راضی نہیں ہوا۔تاہم، انہوں نے مشترکہ ہندو خاندان کے ارکان کے طور پر دونوں بھائیوں کی مشترکہ ملکیت والی زمین کی بنیاد پر اس سوال کا فیصلہ نہیں کیا۔تاہم انہوں نے مؤقف اختیار کیا کہ قاعدہ 3 میں 'دلچسپی رکھنے والا شخص' کے اظہار میں وہ تمام افراد شامل ہیں جو زمین کے حصول کی وجہ سے ادا کیے جانے والے معاوضے میں سود کا دعوی کرتے ہیں اور یہ قاعدہ 18 مشترکہ تحقیقات کے لیے درخواستوں کی اجازت دیتا ہے جب ہر معاملہ اسی اور اسی طرح کی بنیاد پر ہوتا ہے اور ہر درخواست میں ایک وقت میں حاصل کی گئی زمین کے بڑے حصے میں شامل زمین شامل ہوتی ہے۔انہوں نے اس بات پر بھی غور کیا کہ لابھورام اور ناتھورام کی درخواستوں کو الگ کرنے سے انکم ٹیکس کے معاملات میں مختلف مشکلات پیدا ہوں گی۔اس لیے اس نے اپنی صوابدید کا استعمال کیا اور درخواست کو مشترکہ طور پر آگے بڑھانے کا حکم دیا۔

اہم نکتے پر ہماری رائے کے پیش نظر، ہم قواعد کی تشریح کرنا اور یہ فیصلہ کرنا ضروری نہیں سمجھتے کہ مشترکہ درخواست برقرار رکھنے کے قابل تھی یا نہیں۔حقیقت یہ ہے کہ لابھورام اور ناتھورام نے مشترکہ دعوی کیا اور معاوضے کے لیے ریاست کے خلاف مشترکہ حکم نامہ حاصل کیا۔اپیل کا فریم چیلنج کیے گئے فرمان کی نوعیت کے حوالے سے ہونا چاہیے۔

لہذا ہم اس اپیل میں کوئی طاقت نہیں دیکھتے ہیں اور اسے اخراجات کے ساتھ مسترد کرتے ہیں۔یہ حکم دیگر منسلک اپیلوں کو کنٹرول کرے گا، یعنی۔ 1957 کی سول اپیل نمبر 636 سے 641۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
2024.05.09 16:07
I am the author of this document